



قارئین کرام! دیوبندیوں کے امام مولوی اسماعیل دہلوی نے حضور نبی کریم ﷺ پر جھوٹ گھڑا اور حدیث کا مفہوم خود گھڑ کر حضور ﷺ کی طرف منسوب کر دیا کہ

”یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹھی میں ملنے والا ہوں“ ﴿تقویۃ الایمان﴾

دیوبندی ثابت کریں کہ حدیث میں کون سے الفاظ ہیں جن کو معنی یہ بنتا ہے کہ

”یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹھی میں ملنے والا ہوں“ ؟؟؟؟

جبکہ خود رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے جان بوجھ کر میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کی تاکہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو گمراہ کرے، تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے ﴿صحیح بخاری کتاب الجنائز ۱۳۰۳﴾

اب اسماعیلی دیوبندی خود اندازہ کر لیں کہ ان کے مولوی اسماعیل دہلوی کا ٹھکانہ کدھر بن چکا ہے؟؟

جبکہ رسول اکرم ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ

بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو کھانا حرام فرما دیا ہے

﴿مشکوٰۃ شریف﴾

تصویر کا دوسرا رخ

قارئین کرام ایک طرف تو دیوبندیوں کا رسول اکرم ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد مٹی میں مل گئے معاذ اللہ تو دوسری طرف اسی مولوی اسماعیل دہلوی کے بارے میں عقیدہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد دیوبند اپنے جسم کے ساتھ آئے ﴿افاضات الیومیہ﴾

اب اس کو منافقت کہیں یا رسول دشمنی ؟؟؟

یعنی رسول ﷺ کے بارے میں یہ عقیدہ کہ وہ مرنے کے بعد مٹی میں مل گئے معاذ اللہ جبکہ اپنے مولوی کے بارے میں یہ ہے کہ وہ مرنے کے بعد دیوبند میں آئے جسم کے ساتھ آیا لعنت ہے دیوبندیوں کی دوغلاپالیسی پر ۔

دیوبندی مناظر کا نام نہاد جواب

قارئین کرام اسماعیلی دیوبندی باطل فورم پر ان کے مناظر جس کو وہ حق مناظر کہتے ہیں نے اس عبارت کا نام نہاد جواب دیا ہے ملاحظہ فرمائیں نکات کی صورت میں دیوبندی مناظر کہتا ہے

1 ﴿بریلویوں نے چھوٹی سی عبارت پر اعتراض کیا

2 ﴿دیوبندی نے جواب میں دوبارہ وہی حدیث جس کو مد نظر رکھتے ہوئے مولوی اسماعیل نے گستاخی کی

3 ﴿حدیث کی تشریح میں مولانا اسماعیل نے یہ لکھا کہ

”یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں مل جانے والا ہوں“

1 ﴿بریلویوں نے چھوٹی سی عبارت پر اعتراض کیا

جواب

تو جناب یہ تھا دیوبندی مناظر کا جواب یعنی بریلویوں نے بہت چھوٹی سی عبارت پر اعتراض کیا تو میں پوچھتا ہوں کہ گستاخی چھوٹی عبارت میں کی جائے تو کیا وہ گستاخی نہیں کہلائے گی؟؟؟
مثلاً دیوبندی جواب دیں کیا شراب کا ایک قطرہ پینا دیوبندیوں کے ہاں جائز ہے؟ ایک قطرہ چھوٹا جو ہے عجیب جواب ہے دیوبندی مناظر کا کہ بریلویوں نے چھوٹی سی عبارت پر اعتراض کیا تو میرے بھائی گستاخی گستاخی ہوتی ہے چاہے ایک لفظ میں کی جائے یا پوری کتاب میں گستاخی تو آخر گستاخی ہوتی ہے۔

2 ﴿دیوبندی نے جواب میں دوبارہ وہی حدیث جس کو مد نظر رکھتے ہوئے مولوی اسماعیل نے گستاخی کی

3 ﴿حدیث کی تشریح میں مولانا اسماعیل نے یہ لکھا تھا کہ

”یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں مل جانے والا ہوں“

جواب

قارئین کرام دیوبندی مناظر نے دوبارہ سے حدیث شہیر کی اور کہا کہ اس کی تشریح میں مولوی اسماعیل دہلوی نے یہ عبارت لکھی کہ ”یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں مل جانے والا ہوں“ معاذ اللہ

پھر وہ ہی بچوں والا جواب دیا یعنی دیوبندی مناظر کے مطابق اگر حدیث کی تشریح میں کوئی گستاخی والی بات رسول ﷺ کی طرف منسوب کر دی جائے تو وہ گستاخی نہیں ہوگی بلکہ تشریح ہوگی؟؟؟

عجیب نام نہاد جواب دیا ہے دیوبندی مناظر نے کہ تشریح میں ایسا لکھا بھائی گستاخی گستاخی ہوتی ہے چاہے حدیث کا غلط ترجمہ کیا جائے یا حدیث کے ترجمہ کی تشریح میں اپنی طرف سے کچھ غیر شرعی شامل کیا جائے۔

دیوبندی مناظر کی شدید ترین گستاخی

قارئین کرام دیوبندی مناظر مولوی اسماعیل دہلوی کی گستاخی پر پردہ ڈالتے ڈالتے خود ایک اور گستاخی کر بیٹھا اور مولوی اسماعیل کی گستاخانہ عبارت میں بریلوی موقف لکھتے لکھتے ایک حدیث لکھی جس کا دیوبندی مناظر نے نامکمل ترجمہ لکھایا یعنی لکھتے لکھتے درمیان سے الفاظ کھا گیا اور دیوبندی مناظر لکھاتا ہے کہ

آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام کر دیا ہے معاذ اللہ

جبکہ صحیح ترجمہ یہ ہے بے شک اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے اجسام کو **کھانا** حرام فرما دیا ہے۔

یعنی دیوبندی مناظر نے حدیث کا ترجمہ خود سے کیا اور لفظ کھانا خود ہضم کر گیا چلو فرض کیا یہ ٹائپنگ کی غلطی ہے تو کیا سال ہا سال سے جب سے یہ تھریڈ دیوبندی مناظر نے بنایا تھا اب تک کسی بھی دیوبندی کو پتانا چلا کے ہمارے مناظر نے حدیث میں تمام انبیاء کرام کے اجسام کو زمین پر **حرام** لکھ چھوڑا ہے جبکہ صحیح ترجمہ حدیث میں زمین کا انبیاء کے اجسام کو **کھانا** حرام لکھا ہے۔

ملاحظہ فرمائیں دیوبندی باطل فارم کا سکرین شاٹ اور گستاخی

تقویت ایمان

معدن مختار سوانح حیات
حضرت مولانا سید
احمد شمیم و مولانا
شاه اسماعیل شمیم

حارث الامیر

فاروقی کتب خانہ محلیہ لاہور

مدیر: مولانا دوروزی، بلاچہ ایک روپہ آباد

خلاق پرنٹنگ پریس

نے بتلائی ہو اور شرع میں بجا نہ ہو۔ مثلاً قبروں پر مجاور بننا شرع میں نہیں
بتایا۔ سو ہرگز شبے۔ اور کسی کی قبر پر کوئی شیر دن رات بیٹھا رہتا ہو تو اس
کی سند نہ پکڑے کہ آدمی کو جانور کی ریس نہ کرنی چاہیے۔

اَخْرَجَ ابُو دَاوُدَ وَ تَعَالَى
مشکوٰۃ کے باب عشر النساء میں لکھا ہے

قَيْسُ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ
کہ ابوداؤد نے ذکر کیا کہ قیس بن سعد

اَتَيْتُ اَيُّوْبَ بْنَ قُرَيْشٍ
نے نقل کیا کہ گیا میں ایک شہر میں کہ

يَسْجُدُ وَنَاسٍ رَمَانٍ
جس کا نام حیر ہے موندکھائیں تو ہاں کے

لَهُمْ فَقُلْتُ لِرَسُولِ اللَّهِ
لوگو کو کہ سجدہ کرتے تھے پتہ راجہ کو سو

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کہا میں نے اللہ پر غبر خدا زیادہ لائق

فَأَمْتُ اَعُوْا اَنْ يُسْجِدَ
ہیں کہ سجدہ کیجئے ان کو پھر فرمایا

لَكَ فَقَالَ لِي اَسْرَعِيْتِ
”بھلا خیال تو کر جو آرزو سے میری قبر

لَوْ رَدَّتْ بِقَبْرِىْ اَكُنْتُ
پر کیا سجدہ کرے تو اسکو؟“ کہا میں

تَسْجُدُ لَهُ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ
نے نہیں۔ تو فرمایا

لَا تَفْعَلُوْا۔
مت کرو۔

یعنی میں بھی ایک دن مرکز مٹی میں ملنے والا ہوں۔ تو کب سجدہ

کے لائق ہوں۔ سجدہ تو اسی پاک ذات کو ہے کہ نہ مرے کبھی۔
اس حدیث سے معلوم ہوا۔ کہ سجدہ نہ کسی زندہ کو کیجئے کسی

درم فلفل

قسط نمبر ۲۹

قال الله تعالى قولوا للناس حسنا الله
چون نص مزبور مخبر است از مطلوبیت کلمات حسنه
تکلیفاً بالمطابقه واستماعاً و اشاعه بالالتزام و کرامه

الافاضات الیومیه من

الافادات القویه

حصه دوم کارل

که حصه ایست از ملفوظات سراج الملة تقسیم الامه مولانا محمد اشرف علی
صاحب قدس الله سره مصداقی بود از همچنین کلمات حسنه بنابر علیه
احقر ظهیر الحسن ناظم مکتبه بالینفات اشرفیه تھانه بھون ضلع مظفر نگر
اشاعت کرد

اس نہی کی اس تحلیل سے واضح ہے کہ نہ یفعل ما یشاء ولا مکرا له فان الله تعالیٰ لا یتعاطیہ شیء اعطاہ ذلک مطلق تشقیق دوسری احادیث میں سرائے وارد ہے۔ چنانچہ ایک دعاء میں ہے ارحمنی ما علمت الحیاة خیر الی وتوفنی اذا علمت الوفاة خیر الی ووالنسائی اور دوسری دعائیں ہیں واذ ادرت بقوم فتنہ فتوفنی غیر مفتون رواہ الترمذی۔ ظاہر ہے یہ تقیدات تشقیق کو مستلزم ہیں پس دعاء انتخاب میں تشقیق کا شبہ بے اصل ہو گیا کیونکہ یہاں فتا تشقیق کا وہ نہیں جو علت ہے نہی کی۔ تو اب تائب ثانی قول منقول من الطبقات کی حاجت نہیں رہی۔ دوسرے مؤیدات کافی ہیں۔

استدراک ضروری :- اس کی ایک خاص تحقیق۔ النور صفر ۱۳۶۰ھ میں تحت عنوان تریخ الراجح فصل سی و پنجم شائع ہوئی ہے اسکو بھی ملاحظہ فرمایا جاوے۔

ملفوظ : مولانا اسماعیل صاحب شہیدؒ کے قافلہ میں ایک شخص شہید ہو گئے تھے جن کا نام بیدار بخت تھا وہ دیوبند کے رہنے والے تھے۔ ان کی شہادت کی خبر آچکی تھی۔ اُن بیدار بخت کے والد حسب معمول دیوبند میں اپنے گھر میں ایک رات کو تہجد کی نماز کے لئے اُٹھے تو گھر کے باہر گھوڑے کے پاؤں کی آواز آئی اور پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوا یا دروازہ کھولا دیکھا تو ان کے گھر کے بیدار بخت ہیں۔ یہ دیکھ کر حیران ہوئے کہ اُن کے متعلق تو معلوم ہو چکا تھا کہ شہید ہو چکے ہیں کیسے آگئے۔ بیدار بخت نے کہا کہ جلدی کوئی فرش وغیرہ بچھائیے۔ مولانا اسماعیل صاحب اور سید صاحب یہاں تشریف لائے ہیں۔ اُن کے والد نے فوراً ایک بڑی چٹائی جو نئی خریدی تھی بچھا دی۔ ایک مجمع اس فرش پر آ بیٹھا۔ بیدار بخت سے اُن کے والد نے کہا۔ تمہارے کہاں تلوار لگی تھی انہوں نے اپنا ڈھانکھولا اور اپنا نصف چہرہ اپنے دونوں ہاتھوں میں لے کر اپنے باپ کو دکھلایا کہ یہاں تلوار لگی تھی۔ اُن کے باپ نے کہا کہ باندھ لو مجھ سے دیکھا نہیں جاتا۔ تھوڑی دیر بعد یہ سب حضرات

پس تشریف لے گئے۔ صبح کو بیدار بخت کے والد کو شبہ ہوا کہ یہ کہیں خواب تو نہ تھا مگر چٹائی پر
یسا تو خون کے قطرے موجود تھے۔ یہ وہ قطرے تھے جو بیدار بخت کے چہرے سے گرتے ہوئے
ان کے والد نے دیکھے تھے۔ ان قطروں کے دیکھنے سے وہ سمجھے کہ یہ بیداری کا واقعہ ہے۔ اس
قصہ کی خبر مولانا محمد یعقوب صاحب نانوتوی کے والد ماجد مولانا مملوک علی صاحب نے سنی
وہ اس قصہ کی تحقیق کے لئے نانوتہ سے دیوبند تشریف لائے اور بیدار بخت کے والد
صاحب سے اس قصہ کو سنا مولانا محمد یعقوب صاحب کے والد نے مولانا محمد یعقوب سے
سنا اور مولانا محمد یعقوب صاحب نے مجھ سے یہ واقعہ بیان کیا اور بیدار بخت کے والد بھی بزرگ
اور تہجد گزار تھے۔ اس حکایت کے سب راوی عالم ادب بزرگ ہیں بجز میرے۔

ملفوظات : فرمایا ہے پرہیزی کو لوگ دین کے خلاف نہیں سمجھتے حالانکہ یہ پرہیزی جڑ سے مفاسد کی۔
ملفوظات : فرمایا عورتوں سے کبھی مناظرہ نہ کرے جو ان سے مناظرہ کرے گناہ کی کچی
کی وجہ سے اس کو ضرور غصہ آوے گا۔

ملفوظات : فرمایا مولانا محمد یعقوب صاحب نے بڑی پاکیزہ بات فرمائی کہ انبیاء علیہم السلام مثل حکماء
کے ہیں اور انبیاء علیہم السلام نے جو اعمال کی خاصیتیں بیان کی ہیں یہ ایسی ہیں کہ جیسے اطباء نے
ادویہ کے خواص بیان کئے ہیں کہ مثلاً گل بنفشہ میں یہ خاصیت ہے اور فلان دوا کا یہ اثر ہے۔ ظاہر
ہے کہ اس کا یہ مطلب نہیں ہوتا کہ اگر اس کے ساتھ کوئی مضر چیز بھی استعمال کیا جاوے تب بھی وہی اثر
ظاہر ہوگا بلکہ اس خاصیت کا ظہور قید ہوتا ہے بعض شروط کے ساتھ۔ اگر وہ شروط پائی جاتی ہیں
تو وہ خاصیت ظاہر ہوتی ہے ورنہ نہیں۔ اسی طرح سے انبیاء علیہم السلام نے جو اعمال کی
خاصیتیں بیان فرمائی ہیں جیسے ارشاد فرمایا کہ من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنة۔
زیر مقام یہ گواہ خواص کے ظاہر ہونے کو کسی شرط کے ساتھ مقید نہ فرمایا مگر کلیات سے

Haq Munazir
MemberHaq Munazir
MemberJan 2010
PostsJan 2010
71

TAQVIYAT-UL-IMAN kay aitrazaat ka moon toor jawab 2

TAQVIYAT-UL-IMAN kay aitrazaat ka moon toor jawab 2

Attached Images

دیوبندی باطل فورم کا سکریمن شاٹ

بائیں کہ دنا تو قرآن ہے یہاں بھی نبیاء کرم کو حرام کیا گیا ہے۔

پڑھے گا اس کو خدا سمجھ آ جائے گی۔

چھٹا اعتراض:

”یعنی میں بھی ایک دن مٹی میں مل جائے والا ہوں“

(تقویۃ الایمان- ۸۱)

اعتراض کیا ہے؟

اس عبارت پر اہل بدعت نے یہ اعتراض کیا ہے کہ سنن ابی داؤد میں ہے

کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ نے زمین پر انبیاء کے جسم حرام کر دیا ہے، تو

اسمعیل شہیدؑ کیسے یہ کہہ سکتے ہیں کہ آپ ﷺ مٹی میں مل جائیں

گئے یعنی گستاخی رسول ﷺ ہوئی۔

جواب:

اس کا جواب زیادہ لمبا نہیں اور اگر آپ سوچ رہے ہوں گے یہ اس کتاب

کی اتنی سی عبارت کیوں پیش کر رہے ہیں۔ بھائی یہ عبارت بریلوی

اپنی کتابوں اور اپنی ویب سائٹس پر اتنی سی عبارت پر اعتراض کرتے

ہیں اس عبارت میں بھی مولانا اسمعیل شہیدؑ نے ایک حدیث من

تشریح کی ہے جس کو یہ کتاب پڑھنی ہوتا ہماری ویب سائٹ

www. com

سے پڑھ لے۔

”سیدنا قیس بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ میں حیرہ شہر میں گیا میں نے وہاں

کے لوگوں کو اپنے راجا کو سجدہ کرتے دیکھا میں نے دل میں سوچا

کہ رسول ﷺ سجدہ کرتے کر زیادہ اختیار ہے میں آپ ﷺ کو یاں آکر